حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا

ایک مختصر تعارف

محمد دانش احمد اختر القادری

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ۔۔۔ایک مختصر تعارف

از: محمد دانش احمد اختر القادری

تاریخ اسلام میں ایسے بے شمار نام محفوظ ہیں جن کے کارہائے نمایاں رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے لیکن جب ذکر سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ کا آجائے تو تاریخ ڈھونڈتی ہے کہ ان جیسا دوسرا کوئی ایک ہی اسے اپنے دامن میں مل جائے۔کوئی کسی فن کا امام ہے تو کوئی کسی علم کا ماہر لیکن سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ہر علم، ہر فن کے آفتاب و ماہتاب ہیں.....ع

جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضاؔ کا ہے

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ ایک بالغ نظر مفتی بھی ہیں ایک ممتاز فقیہ بھی، تفسیر و حدیث کے امام بھی ہیں، صرف و نحو کے بادشاہ بھی، وہ محقق بھی ہیں مؤرخ بھی، مفکر بھی ہیں مدبر بھی، ادیب بھی ہیں شاعر بھی، مناظر بھی ہیں مصنف بھی، سیاست داں بھی ہیں ماہر اقتصادیات بھی، طبیب بھی ہیں اور سائنسداں بھی ہیں، معلم بھی ہیں معلم ساز بھی، عاشق مصطفی بھی ہیں اور عشاق کے قافلہ سالار بھی، مجتہد بھی ہیں مجدد بھی، حق کے علمبردار بھی ہیں اور حق کی پہچان بھی۔کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے، کن کن خدمات کو یاد کیا جائے۔خالق مطلق نے امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ کو قدیم و جدید تمام علوم و فنون کا امام بنایا۔صرف آپ رضی اللہ عنہ کے نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' ہی میں ۲۱۵ رعلوم سے متعلق اشعار موجود ہیں۔[فن شاعری اور حسان الہند/ص: ۲۸۷]

جہاں مالک قدیر نے آپ کو، نامور آباؤ اجداد اور معزز و مقدس قبیلہ میں پیدا فرمایا وہیں آپ کی اولاد اور خاندان میں بھی بے شمار بے مثال و لاجواب افراد پیدا فرمائے۔استاذ زمن، حجۃ الاسلام، مفتیٔ اعظم، مفسر اعظم، حکیم الاسلام، ریحان ملت، صدر العلماء، امین شریعت جس کسی کو دیکھ لیجئے ہر ایک اپنی مثال آپ ہے۔رضی اللہ عنہم

انہی میں ایک نام سرسبز و شاداب باغِ رضا کے گل شگفتہ، روشن روشن فلک رضا کے نیر تاباں قاضی القضاۃ فی الہند، جانشین مفتیٔ اعظم، حضور تاج الشریعہ حضرۃ العلام مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہ علینا کا بھی ہے۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری جیلانی کے لخت جگر، سرکار مفتیٔ اعظم ہند علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری کے سچے جانشین، حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی کے مظہر اور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی کی برکات و فیوضات کا منبع اور ان کے علوم و روایتوں کے وراث و امین ہیں۔رضی اللہ عنہم

ان عظیم نسبتوں کا فیضان آپ کی شخصیت میں اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کی صورت میں جھلک رہا ہے۔استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی

عبدالرحیم صاحب بستوی دامت برکاتہم القدسیہ حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا پر ان عظیم ہستیوں کے فیضان کی بارشوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''سب ہی حضرات گرامی کے کمالات علمی وعملی سے آپ کو گراں قدر حصہ ملا ہے۔فہم و ذکا،قوت حافظہ وتقویٰ سیدی اعلیٰ حضرت سے،جودت طبع و مہارت تامہ(عربی ادب)میں حضور حجۃ الاسلام سے،فقہ میں تبحر و اصابت سرکار مفتیٔ اعظم ہند سے،قوت خطابت و بیان والد ذی وقار مفسر اعظم ہند سے یعنی وہ تمام خوبیاں آپ کو وارثتہً حاصل ہیں جن کی رہبر شریعت وطریقت کو ضرورت ہوتی ہے۔'' [پیش گفتار،شرح حدیث نیت/صفحہ:۴]

ولادت باسعادت: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی ولادت باسعادت ۲۴/ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ/ ۲۳/نومبر ۱۹۴۳ء بروز منگل ہندوستان کے شہر بریلی شریف کے محلہ سوداگران میں ہوئی۔

اسم گرامی: آپ کا اسم گرامی ''محمد اسماعیل رضا'' جبکہ عرفیت ''اختر رضا'' ہے۔آپ ''اختر'' تخلص استعمال فرماتے ہیں۔آپ کے القابات میں تاج الشریعہ،جانشین مفتیٔ اعظم،شیخ الاسلام والمسلمین زیادہ مشہور ہیں۔

شجرۂ نسب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ تک آپ کا شجرۂ نصب یوں ہے۔محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بن محمد ابرہیم رضا خاں قادری جیلانی بن محمد حامد رضا خاں قادری رضوی بن امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ عنہم

آپ کے ۵/بھائی اور ۳/بہنیں ہیں۔۲/بھائی آپ سے بڑے ہیں۔ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں قادری اور تنویر رضا خاں قادری (آپ بچپن ہی سے جذب کی کیفیت میں غرق رہتے تھے بالآخر مفقود الخبر ہو گئے)اور ۲/آپ سے چھوٹے ہیں۔ڈاکٹر قمر رضا خاں قادری اور مولانا منان رضا خاں قادری

تعلیم وتربیت: جانشین مفتیٔ اعظم حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی عمر شریف جب ۴/سال،۴/ماہ اور ۴/دن ہوئی تو آپ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند حضرت ابراہیم رضا خاں جیلانی رضی اللہ عنہ نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد کی۔اس تقریب سعید میں ''یادگار اعلیٰ حضرت دارالعلوم منظر الاسلام'' کے تمام طلبہ کو دعوت دی گئی۔رسم بسم اللہ نانا جان تاجدار اہلسنّت سرکار مفتیٔ اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ عنہ نے ادا کرائی۔حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا نے ''ناظرہ قرآن کریم'' اپنی والدہ ماجدہ شہزادیٔ مفتی اعظم سے گھر پر ہی ختم کیا،والد ماجد سے ابتدائی اردو کتب پڑھیں۔اس کے بعد والد بزرگوار نے ''دارالعلوم منظر الاسلام'' میں داخل کرادیا،درس نظامی کی تکمیل آپ نے منظر الاسلام سے کی۔اس کے بعد ۱۹۶۳ء میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا ''جامعۃ الازہر'' قاہرہ،مصر تشریف لے گئے۔وہاں آپ نے ''کلیہ اصول الدین'' میں داخلہ لیا اور مسلسل تین سال تک ''جامعہ ازہر'' مصر، کے فن تفسیر وحدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔تاج الشریعہ ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ میں جامعۃ الازہر سے فارغ ہوئے۔اپنی جماعت میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر آپ ''جامعہ ازہر ایوارڈ'' نوازے گئے۔☆ [بحوالہ:مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفاء/صفحہ:۱۵۰/ جلد:۱(مع ترمیم)]

اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ کرام میں حضور مفتی اعظم الشاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی،بحر العلوم حضرت مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری،مفسر اعظم ہند حضرت مفتی محمد ابراہیم رضا جیلانی رضوی بریلوی،فضیلت الشیخ علامہ محمد سماحی،شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ ازہر،قاہرہ،حضرت علامہ مولانا محمود عبدالغفار،استاذ الحدیث جامعہ ازہر قاہرہ،ریحان ملت،قائد اعظم مولانا محمد ریحان رضا رحمانی رضوی بریلوی،استاذ الاساتذہ مولانا مفتی محمد احمد عرف

جہانگیر خاں رضوی اعظمی رضی اللہ عنہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ [مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفاء/صفحہ:۱۵۰ / جلد:۱]

ازدواجی زندگی: جانشین مفتی اعظم کا عقد مسنون ''حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا بریلوی رضی اللہ عنہ'' کی دختر نیک اختر کے ساتھ ۳؍نومبر ۱۹۶۸ء/ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ بروز اتوار کو محلہ'' کانکر ٹولہ، شہر کہنہ بریلی'' میں ہوا۔ آپ کے ایک صاحبزادہ مخدوم گرامی مولانا ''عسجد رضا خان قادری بریلوی'' ☆ اور پانچ صاحبزادیاں ہیں۔

درس وتدریس: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا نے تدریس کی ابتدا'' دار العلوم منظر اسلام، بریلی'' سے ۱۹۶۷ء میں کی۔ ۱۹۷۸ء میں آپ دار العلوم کے صدر المدرس اور'' رضوی دار الافتاء'' کے صدر مفتی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ درس وتدریس کا سلسلہ مسلسل بارہ سال جاری رہا لیکن حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی کثیر مصروفیات کے سبب یہ سلسلہ مستقل جاری نہیں رہ سکا۔ لیکن آج بھی آپ'' مرکزی دار الافتاء، بریلی شریف'' میں'' تخصص فی الفقہ'' کے علمائے کرام کو'' رسم المفتی، اجلی الاعلام'' اور'' بخاری شریف'' کا درس دیتے ہیں۔

بیعت وخلافت: حضور تاج الشریعہ کو بیعت وخلافت کا شرف سرکار مفتیٔ اعظم رضی اللہ عنہ سے حاصل ہے۔ سرکار مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں آپ کو بیعت کا شرف عطا فرما دیا تھا اور صرف ۱۹؍سال کی عمر میں ۱۵؍جنوری ۱۹۶۲ء/ ۱۳۸۱ھ کو تمام سلاسل کی خلافت و اجازت سے نوازا۔ علاوہ ازیں آپ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری، سید العلماء حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ برکاتی مارہروی، احسن العلماء حضرت سید حیدر حسن میاں برکاتی، والد ماجد مفسر اعظم علامہ مفتی ابراہیم رضا خاں قادری رضی اللہ عنہ سے بھی جمیع سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

[تجلیّات تاج الشریعہ/صفحہ:۱۴۹]

بارگاہ مرشد میں مقام: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کو اپنے مرشد برحق، شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنّت امام المشائخ مفتیٔ اعظم ہند ابو البرکات آل رحمن حضرت علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بھی بلند مقام حاصل تھا۔ سرکار مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کو آپ سے بچپن ہی سے بے انتہا توقعات وابستہ تھیں جس کا اندازہ ان کے ارشادات عالیہ سے لگایا جاسکتا ہے جو مختلف مواقع پر آپ نے ارشاد فرمائے:

''اس لڑکے (حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا) سے بہت اُمید ہے۔''

☆ جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خاں کی ولادت ۱۴؍شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء کو محلہ خواجہ قطب، بریلی میں ہوئی۔ سرکار مفتیٔ اعظم نے آپ کے منہ میں لعاب دہن ڈال کر داخل سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ فرمایا۔ آپ کا پیدائشی نام'' محمد منور رضا حامد'' اور عرفیت'' عسجد رضا'' ہے۔ آپ نے ابتدائی کتب گھر پر مفتی مظفر حسین رضوی اور مفتی ناظم علی قادری سے پڑھیں۔ پھر جامعہ نوریہ رضویہ کے اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ درس نظامی کی متداول کتب بخاری شریف، ترمذی شریف وغیرہ حضور تاج الشریعہ سے پڑھیں۔ والد ماجد نے ۲۰۰۲ء میں سند فراغت کے ساتھ ہی تمام سلاسل کی اجازت وخلافت اور اوراد و وظائف اور اعمال و اشغال میں مجاز وماذون فرمایا۔ علاوہ ازیں آپ کو گل گلزار برکاتیت حضرت سید امین میاں برکاتی، سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ سے بھی خلافت واجازت حاصل ہے۔ آپ کی شادی خانہ آبادی امین شریعت حضرت علامہ سبطین رضا خاں صاحب کی صاحبزادی سے ۲؍شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/ ۱۷؍فروری ۱۹۹۱ء بروز اتوار ہوئی۔ آپ کی ۴؍ صاحبزادیاں اریج فاطمہ، امرہ فاطمہ، مزینہ فاطمہ، بشریٰ فاطمہ اور دو صاحبزادے حسام احمد رضا اور ہمام احمد رضا ہیں۔

سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ نے دارالافتاء کی عظیم ذمہ داری آپ کو سونپتے ہوئے فرمایا:

''اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں، یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے، اب تم اس کام کو انجام دو، میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔'' لوگوں سے مخاطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا: ''آپ لوگ اب اختر میاں سلّمہٗ سے رجوع کریں انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔''

حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دور میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کو تحریراً اپنا قائم مقام و جانشین مقرر فرمایا تھا۔ اس مبارک تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

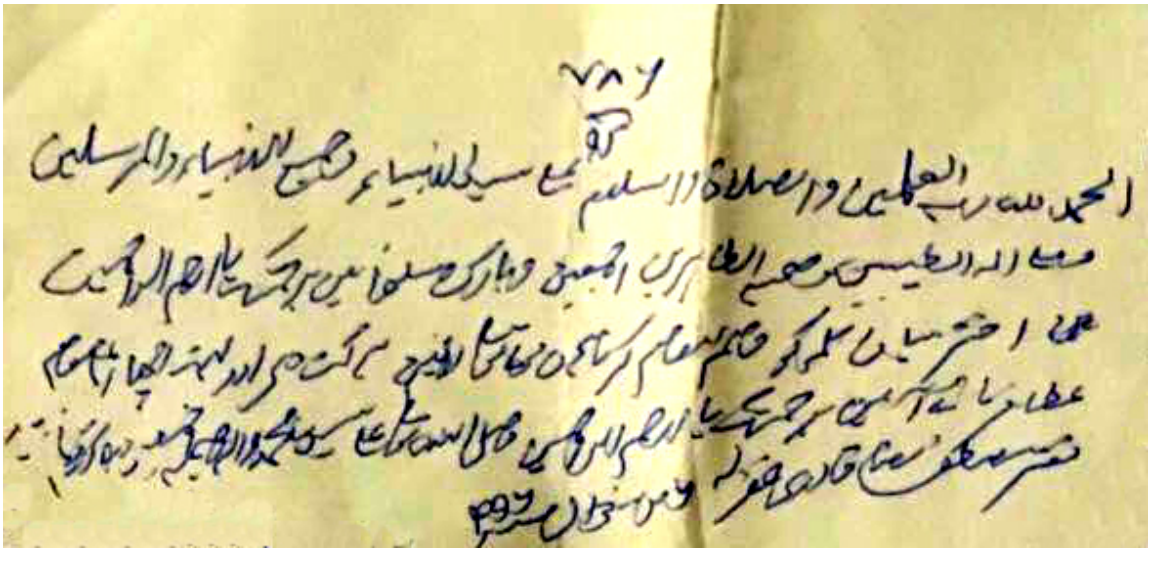

فتویٰ نویسی: ۱۸۱۶ء میں روہیلہ حکومت کے خاتمہ ''بریلی شریف'' پر انگریزوں کے قبضہ اور حضرت مفتی محمد عیوض صاحب کے ''روہیلکھنڈ (بریلی)'' سے ''ٹونک'' تشریف لے جانے کے بعد بریلی کی مسند افتاء خالی تھی۔ ایسے نازک اور پر آشوب دور میں امام العلماء علامہ مفتی رضا علی خاں نقشبندی رضی اللہ عنہ نے بریلی کی مسند افتاء کو رونق بخشی۔ یہیں سے خانوادۂ رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی عظیم الشان روایت کی ابتداء ہوئی۔ [بحوالہ: مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ حیات اور علمی و ادبی کارنامے/صفحہ ۷۸]

لیکن مجموعۂ فتاویٰ بریلی شریف میں آپ کی فتویٰ نویسی کی ابتداء ۱۸۳۱ء لکھی ہے۔ (غالباً درمیانی عرصہ انگریز قابضوں کی ریشہ دوانیوں کے سبب مسند افتاء خالی ہی رہی) الحمدللہ! ۱۸۳۱ء سے آج ۲۰۱۷ء تک یہ تابناک سلسلہ جاری و ساری ہے۔ یعنی خاندان رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی ایمان افروز روایت ۱۸۶/سال سے مسلسل چلی آ رہی ہے۔ امام الفقہاء، حضرت علامہ مفتی محمد رضا علی خاں قادری بریلوی، امام المتکلمین، حضرت علامہ مولانا محمد نقی علی خاں قادری برکاتی، اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، جمال الانام حضرت علامہ مولانا مفتی حامد رضا خاں قادری رضوی، شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت، مفتیٔ اعظم ہند، علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری، نبیرۂ اعلیٰ حضرت، مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی ابراہیم رضا خاں قادری رضوی رضی اللہ عنہ اور اب ان کے بعد قاضی القضاۃ

فی الہند، تاج الشریعہ، حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہٗ علینا ۱۹۶۷ء سے تادم تحریر (۲۰۱۷ء) ۵۰ رسال سے اس خدمت ☆ کو بحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ [بحولہ: فتاویٰ بریلی شریف/صفحہ: ۲۲]

آپ خود اپنے فتویٰ نویسی کی ابتداء سے متعلق فرماتے ہیں: ''میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم) سے داخل سلسلہ ہوگیا ہوں، جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بناء پر فتویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے مفتیانِ کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا۔'' [مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفاء صفحہ: ۱۵۰ / جلد: ۱]

حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کے فتاویٰ سارے عالم میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ دقیق وپیچیدہ مسائل جو علماء اور مفتیان کرام کے درمیان مختلف فیہ ہوں ان میں حضرت کے قول کو ہی فیصل تسلیم کیا جاتا ہے اور جس فتوے پر آپ کی مہر تصدیق ثبت ہو خواص کے نزدیک بھی وہ انتہائی معتبر ہوتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کے فتاویٰ سے متعلق جگر گوشۂ صدر الشریعہ، محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ رقم طراز ہیں: ''تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحریر پڑھ رہے آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔'' [حیات تاج الشریعہ/صفحہ ۶۶]

حج وزیارت: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا نے پہلی مرتبہ حج وزیارت کی سعادت ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء میں حاصل کی۔ دوسری مرتبہ ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء اور تیسری مرتبہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء میں اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔ جبکہ چوتھی مرتبہ ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں، پانچویں مرتبہ ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں، چھٹی مرتبہ ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء آپ نے حج بیت اللہ ادا فرمایا۔ نیز متعدد مرتبہ آپ کو سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ سے عمرہ کی سعادت بھی عطا ہوئی۔

اعلائے کلمۃ الحق: احقاق حق وابطال باطل، خانوادۂ رضویہ کی ان صفات میں سے ہے جس کا اعتراف نہ صرف اپنوں بلکہ بیگانوں کو بھی کرنا پڑا۔ یہاں حق کے مقابل نہ اپنے پرائے کا فرق رکھا جاتا ہے نہ امیر وغریب کی تفریق کی جاتی ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا دور تو تھا ہی فتنوں کا دور ہر طرف کفر والحاد کی آندھیاں چل رہی تھیں لیکن علم بردار حق سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے کبھی باطل کے سامنے سر نہ جھکایا چاہے ذبح گائے کا فتنہ ہو یا ہندو مسلم اتحاد کا، تحریک ترک موالات ہو یا تحریک خلافت یہ مرد مومن آوازۂ حق بلند کرتا ہی رہا۔ سرکار مفتیٔ اعظم رضی اللہ عنہ کی حق گوئی وبے باکی بھی

☆ حضور تاج الشریعہ نے چار زبانوں اردو، عربی، فارسی اور انگریزی میں فتاویٰ تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کی ۵۰ رسالہ فتویٰ نویسی کا عظیم سرمایہ ''مرکزی دار الافتاء'' بریلی شریف کے مفتی مولانا عبد الرحیم نشتر فاروقی صاحب زیدہ مجدہٗ ترتیب دے رہے ہیں الحمد للہ دو جلد شائع ہو چکی ہے۔ باقی پر کام جاری ہے، جبکہ کئی ایک فتاویٰ مختلف اوقات اور ممالک میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔

تاریخ کا درخشندہ باب ہے شدھی تحریک کا زمانہ ہو یا نسبندی کا پرخطر دور ہو آپ نے علم حق کبھی سرنگوں نہ ہونے دیا۔ اللہ رب العزت نے جانشین مفتی اعظم کو اپنے اسلاف کا پرتو بنایا ہے۔ آپ کی حق گوئی اور بے باکی بھی قابل تقلید ہے۔ وقتی مصلحتیں، طعن و تشنیع، مصائب و آلام یہاں تک کہ قید و بند کی صعوبتیں بھی آپ کو راہ حق سے نہ ہٹا سکیں۔ آپ نے کبھی اہل ثروت کی خوشی یا حکومتی منشاء کے مطابق فتویٰ نہیں تحریر فرمایا، ہمیشہ صداقت و حقانیت کا دامن تھامے رکھا۔ اس راہ میں کبھی آپ نے اپنے پرائے، چھوٹے بڑے کا فرق ملحوظ خاطر نہیں رکھا۔ ہر معاملہ میں آپ اپنے آباء و اجداد کی روشن اور تابناک روایتوں کی پاسداری فرماتے رہے ہیں۔ شیخ عالم حضرت علامہ سید شاہ فخر الدین اشرف الاشرفی کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ کچھوچھہ مقدسہ تحریر فرماتے ہیں: ''علامہ (حضور تاج الشریعہ کا)..... ہر حال میں باد سموم کی تیز و تند، غضبناک آندھیوں کی زد میں بھی استقامت علی الحق کا مظاہرہ کرنا اور ثابت قدم رہنا یہ وہ عظیم وصف ہے جس نے مجھے کافی متاثر کیا۔'' [تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ:۲۵۱]

اس سلسلہ میں ۲/ واقعات درج ذیل ہیں۔ تیسری مرتبہ ۱۹۸۶ء/ ۱۴۰۶ھ حج کے موقع پر سعودی حکومت نے آپ کو بیجا گرفتار کرلیا اس موقع پر آپ نے حق گوئی و بے باکی کا جو مظاہرہ کیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ سعودی مظالم کی مختصر سی جھلک خود حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کی زبانی ملاحظہ فرمائیں: ''مختصر یہ کہ مسلسل سوالات کے باوجود میرا جرم میرے بار بار پوچھنے کے بعد بھی مجھے نہ بتایا بلکہ یہی کہتے رہے کہ: ''میرا معاملہ اہمیت نہیں رکھتا۔'' لیکن اس کے باوجود میری رہائی میں تاخیر کی اور بغیر اظہار جرم مجھے مدینہ منورہ کی حاضری سے موقوف رکھا اور ۱۱/ دنوں کے بعد جب مجھے جدہ روانہ کیا گیا تو میرے ہاتھوں میں جدہ ائیر پورٹ تک ہتھکڑی پہنائے رکھی اور راستے میں نماز ظہر کے لیے موقع بھی نہ دیا گیا اس وجہ سے میری نماز ظہر قضا ہوگئی۔'' [مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء صفحہ:۱۵۰/ جلد:۱]

ذیل کے اشعار میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا نے اسی واقعہ کا ذکر فرمایا ہے:

نہ رکھا مجھ کو طیبہ کی قفس میں اس ستم گر نے — ستم کیسا ہوا بلبل پہ یہ قید ستم گر میں
ستم سے اپنے مٹ جاؤ گے تم خود اے ستمگارو — سنو ہم کہہ رہے ہیں بے خطرہ دورِ ستم گر میں

سعودی حکومت کے اس متعصب رویہ، حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کی بیجا گرفتاری اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے روکے جانے پر پورے عالم اسلام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی، مسلمانان اہل سنت کی جانب سے ساری دنیا میں سعودی حکومت کے خلاف احتجاجات کا سلسلہ شروع ہوگیا، اخبارات و رسائل نے بھی آپ کی بیجا گرفتاری کی شدید مذمت کی۔ آخر کار اہل سنت و جماعت کی قربانیاں رنگ لائیں، سعودی حکومت کو سر جھکانا پڑا، اس وقت کے سعودی فرنروا شاہ فہد نے لندن میں یہ اعلان کیا کہ ''حرمین شریفین میں ہر مسلک کے لوگوں کو ان کے طریقے پر عبادات کرنے کی آزادی ہوگی۔'' نیز آپ کو زیارت مدینہ طیبہ اور عمرہ کے لئے ایک ماہ کا خصوصی ویزہ بھی دیا۔ اس معاملہ میں قائد اہلسنّت حضرت علامہ ارشد القادری رضی اللہ عنہ کی کاوشیں قابل ذکر ہیں۔

خلیفۂ سرکار مفتی اعظم ہند، علامہ بدر الدین احمد قادری رضی اللہ عنہ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کی حق گوئی سے متعلق رقم طراز ہیں: ''امسال حضرت

سرکارخواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس پاک کے موقع پر میں اجمیر مقدس حاضر ہوا، چھٹویں رجب ۱۴۰۹ھ بروز دوشنبہ مبارکہ (پیر) مطابق ۱۳؍فروری ۱۹۸۹ء کو حضرت سید احمد علی صاحب قبلہ خادم درگاہ سرکارخواجہ صاحب کے کاشانہ پر قل شریف کی محفل منعقد ہوئی۔محفل میں حضرت علامہ مولانا اختر رضا ازہری قبلہ مدظلہ العالی اور حضرت مولانا مفتی رجب علی صاحب قبلہ ساکن نانپارہ بہرائچ شریف نیز دیگر علماء کرام موجود تھے۔قل شریف کے اس مجمع میں سرکارشیر بیشۂ اہلسنّت امام المناظرین حضور مولانا علامہ محمد حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاہزادے حضرت مولانا ادریس رضا خاں صاحب تقریر کررہے تھے۔اثنائے تقریر میں مولانا موصوف کی زبان سے یہ جملہ نکلا کہ:''ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کو اپنی کالی کملی میں چھپائیں گے۔''فوراً حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ نے مولانا موصوف کو ٹوکتے ہوئے فرمایا کہ (کالی کملی کے بجائے) نوری چادر کہو۔یہ شرعی تنبیہ سنتے ہی مولانا موصوف نے اپنی تقریر روک کر پہلے حضرت علامہ ازہری قبلہ کی تنبیہ کو سراہا، بعدہٗ بھرے مجمع میں یہ واضح کیا کہ ''کملی''تصغیر کا کلمہ ہے جس کو سرکارا کی طرف نسبت کرکے بولنا ہرگز جائز نہیں اور چوں کہ میری زبان سے یہ خلاف شریعت کلمہ نکلا اس لئے میں بارگاہ الٰہی میں اس کلمہ کے بولنے سے توبہ کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔(ھٰذا اَوْکَمَا قَالَ) پھر توبہ کے بعد موصوف نے اپنی بقیہ تقریر پوری کی۔''[عطیۂ ربانی درمقالۂ نورانی،صفحہ:۲۳،۲۴]

زہد وتقویٰ: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا اخلاق حسنہ اور صفات عالیہ کا مرقع ہیں۔حکمت و دانائی،طہارت و پاکیزگی،بلندیٔ کردار،خوش مزاجی و ملنساری،حلم و بردباری،خلوص وللّٰہیت،شرم وحیا،صبر وقناعت،صداقت واستقامت بے شمار خوبیاں آپ کی شخصیت میں جمع ہیں،وہیں آپ زہد و تقویٰ کا بھی مجسم پیکر ہیں۔آپ کے تقویٰ ایک جھلک ذیل کے واقعات میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

مولانا غلام معین الدین قادری (پرگنہ،مغربی بنگال) لکھتے ہیں:''حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا سے حضرت پیر سید محمد طاہر گیلانی صاحب قبلہ بہت محبت فرمایا کرتے ان کے اصرار پر حضرت پاکستان بھی تشریف لے گئے واہگہ سرحد پر حضرت کا استقبال صدر مملکت کی طرح ۷؍توپوں کی سلامی دے کر کیا گیا۔حضرت کا قیام ان کے ایک عزیز شوکت حسن صاحب کے یہاں تھا راستے میں ایک جگہ ناشتہ کا کچھ انتظام تھا جس میں انگریزی طرز کے ٹیبل لگے تھے حضرت نے فرمایا:''میں پاؤں پھیلا کر کھانا تناول نہیں کروں گا۔''پھر پاؤں سمیٹ کر سنت کے مطابق اسی کرسی پر بیٹھ گئے یہ سب دیکھ کر حاضرین کا زوردار نعرہ''بریلی کا تقویٰ زندہ باد''گونج پڑا۔''[تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ:۲۵۵]

مولانا منصور فریدی رضوی (بلاسپور،چھتیس گڑھ) حضرت کے ایک سفر کا حال بیان کرتے ہیں:''محب مکرم حضرت حافظ وقاری محمد صادق حسین فرماتے ہیں کہ،حضرت تاج الشریعہ کی خدمت کے لئے میں معمور تھا.....اور اپنے مقدر پر ناز کررہا تھا کہ ایک ذرۂ ناچیز کو فلک کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہورہا تھا اچانک میری نگاہ حضور والا (تاج الشریعہ) کی ہتھیلیوں پر پڑی میں ایک لمحہ کے لئے ٹھہرا گیا آخر یہ کیا ہورہا ہے میری نگاہیں کیا دیکھ رہی ہیں مجھے یقین نہیں ہورہا ہے۔آپ تو گہری نیند میں ہیں پھر آپ کی انگلیاں حرکت میں کیسے ہیں؟ میں نے مولانا عبد الوحید فتح پوری جو اس وقت موجود تھے اور دیگر افراد کو بھی اس جانب متوجہ کیا تمام کے تمام حیرت واستعجاب میں ڈوب گئے تھے،معاملہ یہ ہے

کہ آپ کی انگلیاں اس طرح حرکت کر رہی تھیں گویا آپ تسبیح پڑھ رہے ہوں اور یہ منظر میں اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک آپ بیدار نہیں ہو گئے۔ان تمام تر کیفیات کو دیکھنے کے بعد دل پکار اٹھتا ہے کہ۔

سوئے ہیں یہ بظاہر دل ان کا جاگتا ہے"

[تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ: ۳۱۴]

ولیٔ با کرامت: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا جہاں ایک عاشق صادق، باعمل عالم، لاثانی فقیہ، با کمال محدث، لاجواب خطیب، بے مثال ادیب، کہنہ مشق شاعر ہیں وہیں آپ با کرامت ولی بھی ہیں۔کہا جاتا ہے استقامت سب سے بڑی کرامت ہے اور حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی یہی کرامت سب سے بڑھ کر ہے۔ضمناً آپ کی چند کرامات پیش خدمت ہیں۔

مفتی عابد حسین قادری (جمشید پور، جھارکھنڈ) لکھتے ہیں: "۲۲/جون ۲۰۰۸ء محب محترم جناب قاری عبد الجلیل صاحب شعبۂ قرأت مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے راقم الحروف سے فرمایا کہ: "۵/سال قبل حضرت از ہری میاں قبلہ دار العلوم حنفیہ ضیا القرآن لکھنؤ کی دستار بندی کی ایک کانفرنس میں خطاب کے لئے مدعو تھے۔ان دنوں وہاں بارش نہیں ہو رہی تھی، سخت قحط سالی کے ایام گزر رہے تھے، لوگوں نے حضرت سے عرض کی کہ حضور بارش کے لئے دعا فرما دیں۔حضرت نے نمازِ استسقاء پڑھی اور دعائیں کیں ابھی دعا کر ہی رہے تھے کہ وہاں موسلا دھار بارش ہونے لگی اور سارے لوگ بھیگ گئے۔" [تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ: ۲۲۹]

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری (ممبئی) لکھتے ہیں: "میسور میں حضرت کے ایک مرید کی دکان کے بازو میں کسی متعصب مارواڑی کی دکان تھی، وہ بہت کوشش کرتا تھا کہ دکان اس کے ہاتھ بیچ کر یہ مسلمان یہاں سے چلا جائے، اپنی اس جدوجہد میں وہ انسانیت سوز حرکتیں بھی کر گزرتا، اخلاقی حدوں کو پار کر جاتا، مجبور ہو کر حضرت کے اس مرید نے حضرت کو فون کیا، حالات کی خبر دی، معاملات سے مطلع کیا، حضرت نے فرمایا: "میں یہاں تمہارے لئے دعا گو ہوں، تم وہاں ہر نماز کے بعد خصوصاً اور چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے عموماً یا قادر کا ورد کرتے رہو۔" اس وظیفے کے ورد کو ابھی ۱۵/دن ہی ہوا تھا کہ نہ معلوم اس مارواڑی کو کیا ہوا، وہ جو بیچارے مسلمان کو دکان بیچنے پر مجبور کر دیا تھا اب خود اسی کے ہاتھ اپنی دکان بیچنے پر اچانک تیار ہو گیا۔مارواڑی نے دکان بیچی، مسلمان نے دکان خریدی، جو شکار کرنے چلا تھا خود شکار ہو کر رہ گیا۔آج وہ حضرت کا مرید باغ و بہار زندگی گزار رہا ہے۔" [تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ: ۱۷۵،۱۷۶]

موصوف مزید لکھتے ہیں: "ہبلی میں ایک صاحب نے کروڑوں روپے کے صرفے سے عالیشان محل تیار کیا، مگر جب سکونت اختیار کی تو یہ غارت گر سکون تجربہ ہوا کہ رات میں پورے گھر میں تیز آندھی چلنے کی آواز آتی ہے۔گھبرا کر مجبوراً اپنا گھر چھوڑ کر پھر پرانے گھر میں مکین ہونا پڑا۔اس اثناء میں جس کو بھی بھاڑے (کرایہ) پر دیا سب نے وہ آواز سنی اور گھر خالی کر دیا۔ایک عرصے سے وہ مکان خالی پڑا تھا کہ ہبلی میں حضرت کا پروگرام طے ہوا، صاحب مکان نے انتظامیہ کو اس بات پر راضی کر لیا کہ حضرت کا قیام میرے نئے کشادہ مکان میں رہے گا، مہمان نوازی کی

اور دیگر لوازمات کی بھی ذمہ داری اس نے قبول کرلی، حضرت ہبلی تشریف لائے اور رات میں صرف چندہ گھنٹہ اس مکان میں قیام کیا، عشاء اور فجر کی ۲/وقت کی نماز باجماعت ادا فرمائیں، اس مختصر قیام کی برکت یہ ہوئی کہ کہاں کی آندھی اور کہاں کا طوفان، کہاں کی سنسناہٹ اور کہاں کی گڑگڑاہٹ سب یکسر معدوم، آج تک وہ مکان سکون واطمینان کا گہوارہ ہے۔ [تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ:۱۷۶]

تصانیف: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا اپنے جد امجد، مجدد دین ملت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مظہر اتم اور پرتو کامل ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحریری خدمات اور طرز تحریر محتاج تعارف نہیں ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا میدان تحریر میں بھی اعلیٰ حضرت کا عکس جمیل نظر آتے ہیں۔ آپ کی تصانیف وتحقیقات مختلف علوم وفنون پر مشتمل ہیں۔ تحقیقی انداز، مضبوط طرز استدلال، کثرت حوالہ جات، سلاست وروانی آپ کی تحریر کو شاہکار بنادیتی ہے۔ آپ اپنی تصانیف کی روشنی میں یگانۂ عصر اور فرید الدہر نظر آتے ہیں۔ حضرت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

''تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں، آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔'' [حیات تاج الشریعہ/صفحہ:۶۶]

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا افتاء وقضا، کثیر تبلیغی اسفار اور دیگر بے تحاشہ مصرفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کی قلمی نگارشات کی فہرست درج ذیل ہے۔

اردو

۱	ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲	آثار قیامت (تخریج شدہ)
۳	ٹائی کا مسئلہ	۴	حضرت ابراہیم کے والد تارخ یا آزر (مقالہ)
۵	ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم	۶	شرح حدیث نیت
۷	سنو، چپ رہو (دوران تلاوت ''نعرۂ حق نبی'' کی ممانعت)	۸	دفاع کنزالایمان (2 جلد)
۹	الحق المبین	۱۰	تین طلاقوں کا شرعی حکم
۱۱	کیا دین کی مہم پوری ہو چکی؟ (مقالہ)	۱۲	جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳	سفینۂ بخشش (دیوانِ شاعری)	۱۴	فضیلت نسب
۱۵	تصویر کا مسئلہ	۱۶	اسمائے سورۃ فاتحہ کی وجہ تسمیہ
۱۷	القول الفائق بحکم الاقتداء بالفاسق	۱۸	افضلیت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ عنہما
۱۹	سعودی مظالم کی کہانی اختر رضا کی زبانی	۲۰	المواہب الرضویہ فی فتاویٰ الازہریہ المعروف فتاویٰ تاج الشریعہ
۲۱	چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم	۲۲	تقدیم (تجلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم از اعلیٰ حضرت)
۲۳	تراجم قرآن میں کنزالایمان کی اہمیت (غیر مطبوعہ)	۲۴	منحۃ الباری فی حل صحیح البخاری
۲۵	ملفوظات تاج الشریعہ (غیر مطبوعہ)	۲۶	کفر، ایمان، تکفیر

۲۷ رویت ہلال کا ثبوت

۲۸ مفتی اعظم ہند، علم فن کے بحر ذخار (مقالہ)

عربی

۲۹ الحق المبین

۳۰ الصحابة نجوم الاهتداء

۳۱ شرح حدیث الاخلاص

۳۲ نبذة حیاة الامام احمد رضا

۳۳ سد المشارع

۳۴ الفرده شرح القصیدة البردة

۳۵ تعلیقاتِ زاهره علی صحیح البخاری

۳۶ تحقیق أن أباسیدنا إبراهیم علیہ السلام (تارح) لا (آزر)

۳۷ مراة النجدیه بجواب البریلویه

۳۸ القمح المبین لامال المکذبین

۳۹ روح الفؤاد بذکریٰ خیر العباد (دیوانِ شاعری)

۴۰ نهایة الزین في التخفیف عن أبي لهب یوم الإثنین

۴۱ حاشیه عصیدة الشهده شرح القصیدة البرده

تراجم

۴۲ انوار المنان فی توحید القرآن

۴۳ المعتقد والمنتقد مع المعتمد المستمد

۴۴ الزلال النقیٰ من بحر سبقة الاتقی (تخریج شده)

۴۵ قصیدتان رائعتان (غیر مطبوعه)

۴۶ عطایا القدیر فی حکم التصویر

تعاریب

۴۷ برکات الامداد لاهل استمداد

۴۸ فقه شهنشاه

۴۹ عطایا القدیر فی حکم التصویر

۵۰ اهلاک الوهابین علی توهین القبور المسلمین (صیانة القبور)

۵۱ تیسیر الماعون لسکن فی الطاعون

۵۲ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

۵۳ قوارع القهار فی الرد المجسمة الفجار

۵۴ الهاد الکاف فی حکم الضعاف

۵۵ سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

۵۶ دامان باغ سبحان السبوح

۵۷ انهی الاکید عن الصلاة وراء عدي التقلید

۵۸ حاجز البحرین

۵۹ القمر المبین

۶۰ صلاة الصفا فی نور المصطفیٰ

English

61 Aasar e Qiyamat

62 Azhar ul Fatawa (Few Eng. Fataw)

63 Tai ka masala

64 A Just answer to the beased Author

65 The Companions are the Stars of Guidance

66 Of Pure Origin (On the Identity of Prophet Ibrhïm's Father)

67 THE PINNACLE OF BEAUTY

68 On the Lightening of Abu Lahab's Punishment each Monday Translated by :Abdul Aziz Suraqah

عربی ادب: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا عربی ادب پر بھی کمال مہارت اور مکمل دسترس رکھتے ہیں آپ کی عربی تصانیف بالخصوص تعلیقاتِ زاہرہ (صحیح البخاری پر ابتداء تا باب بنیان الکعبہ آپ کی گرانقدر تعلیقات) اور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی جن کتب کی آپ نے تعریب فرمائی ہے ہمارے دعوے کی بین دلیل ہیں۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کی عربی زبان و ادب پر کامل عبور کا اندازہ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے رسالہ "شمول الاسلام لاصول الرسول الکرم" جس کی تعریب آپ نے فرمائی ہے اور آپ کے رسالہ "اَن اَبا سیدنا ابراہیم علیہ السلام تارح لا آزر" پر علمائے عرب کی شاندار تقاریظ اور حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کو دیئے گئے القابات و خطابات سے کیا جا سکتا ہے۔

حضرت شیخ عبداللہ بن محمد بن حسن بن فدعق ہاشمی (مکہ مکرمہ) فرماتے ہیں: "ترجمہ: یہ کتاب نہایت مفید و اہم مباحث اور مضامین عالیہ پر حاوی ہے، طلبہ و علماء کو اس کی اشد ضرورت ہے۔" آپ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کو ان القاب سے ملقب کرتے ہیں: "فضیلۃ الامام الشیخ محمد اختر رضا خان الازھری، المفتی الاعظم فی الھند، سلمکم اللہ و بارک فیکم"

ڈاکٹر شیخ عیسیٰ ابن عبداللہ بن محمد بن مانع حمیری (سابق ڈائریکٹر محکمۂ اوقاف و امور اسلامیہ، دبئی و پرنسپل امام مالک کالج برائے شریعت و قانون، دبئی) ڈھائی صفحات پر مشتمل اپنے تاثرات کے اظہار کے بعد فرماتے ہیں: "الشیخ العارف باللہ المحدث محمد اختر رضا الحنفی القادری الازھری"

حضرت شیخ موسیٰ عبدہ یوسف اسحاقی (مدرس فقہ و علوم شرعیہ، نسابۃ الاشراف الاسحاقیہ، صومالیہ) محو تحریر ہیں: "استاذ الاکبر تاج الشریعہ فضیلۃ الشیخ محمد اختر رضا، نفعنا اللہ بعلومہ و بارک فیہ و لاعجب فی ذلک فانہ فی بیت بالعلم معرف و بالارشاد موصوف و فی ھذا الباب قادۃ اعلام"

حضرت شیخ واثق فواد العبیدی (مدیر ثانویۃ الشیخ عبدالقادر الجیلانی) اپنے تاثرات کا اظہار یوں کرتے ہیں: "ترجمہ: حضرت تاج الشریعہ کی یہ تحقیق جو شیخ احمد شاکر محدث مصر کے رد میں ہے قرآن و سنت کے عین مطابق ہے آپ نے اس تحقیق میں جہد مسلسل اور جانفشانی سے کام لیا ہے میں نے اس کے مصادر و مراجع کا مراجعہ کیا تو تمام حوالہ جات قرآن و حدیث کے ادلہ عقلیہ و نقلیہ پر مشتمل پائے، اور مشہور اعلام مثلاً امام سبکی، امام سیوطی، امام رازی اور امام آلوسی وغیرہ کے اقوال نقل کئے ہیں۔" اور آپ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: "شیخنا الجلیل، صاحب الرد قاطع، مرشد السالیکن، المحفوظ برعایۃ رب العالمین، العالم فاضل، محمد اختر رضا خان الحنفی القادری الازھری، و جزاء خیر مایجازی عبدا امین عبادہ"

حضرت مفتیٔ اعظم عراق شیخ جمال عبدالکریم الدبان حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کو ان القابات سے یاد کرتے ہیں: ''الامام العلامة القدوة، صاحب الفضیلة الشیخ محمد اختر رضا الحنفی القادری، ادامه الله و حفظه و نفع المسلمین ببرکة''

علم حدیث: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا اس میدان کے بھی شہہ سوار ہیں۔ علم حدیث ایک وسیع میدان، متعدد انواع، کثرت علوم اور مختلف فنون سے عبارت ہے جو علم قواعد مصطلحات حدیث، دراسۃ الاسانید، علم اسماء الرجال، علم جرح و تعدیل وغیرہم علوم و فنون پر مشتمل ہے۔ علم حدیث میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی قدرت تامہ، لیاقت عامہ، فقاہت کاملہ، عالمانہ شعور، ناقدانہ بصیرت اور محققانہ شان و شوکت علم حدیث سے متعلق آپ کی تصانیف ''شرح حدیث الاخلاص'' (عربی، اردو)، ''الصحابہ نجوم الاھتداء''، ''تعلیقات زاہرہ''، ''آثار قیامت'' سے خصوصاً و دیگر کتب سے عموماً آشکار ہے۔ مولانا محمد حسن ازہری (جامعۃ الازہر، مصر) رقم طراز ہیں: ''اصحابی کالنجوم الخ کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی نے جو تحقیقی مرقع پیش کیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اصول حدیث پر حضور تاج الشریعہ کو کس قدر ملکہ حاصل ہے۔'' [تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ ۳۸۶]

ترجمہ نگاری: ترجمہ نگاری انتہائی مشکل فن ہے۔ ترجمہ کا مطلب کسی بھی زبان کے مضمون کو اس انداز سے دوسری زبان میں منتقل کرنا ہے کہ قاری کو یہ احساس نہ ہونے پائے کہ عبارت بے ترتیب ہے یا اس میں پیوندکاری کی گئی ہے۔ کماحقہٗ ترجمہ کرنا انتہائی مشکل امر ہے۔ اس میں ایک زبان کے معانی اور مطالب کو دوسری زبان میں اس طرح منتقل کیا جاتا ہے کہ اصل عبارت کی خوبی اور مطلب و مفہوم قاری تک صحیح سلامت پہنچ جائے۔ یعنی اس بات کا پورا خیال رکھا جائے اصل عبارت کے نہ صرف پورے خیالات و مفاہیم بلکہ لہجہ و انداز، چاشنی و مٹھاس، جاذبیت و دلکشی، سختی و درشتگی، بے کیفی و بے رنگی اسی احتیاط کے ساتھ آئے جو محرر کا منشاء ہے اور پھر زبان و بیان کا معیار بھی نقل بمطابق اصل کا مصداق ہو۔

علمی و ادبی ترجمے تو صرف دنیاوی اعتبار سے دیکھے جاتے ہیں لیکن دینی کتب خاص کر قرآن و حدیث کا ترجمہ انتہائی مشکل اور دقت طلب امر ہے۔ یہاں صرف فن ترجمہ کی سختیاں ہی درپیش نہیں ہوتیں بلکہ شرعی اعتبار سے بھی انتہائی خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں اصل معنی میں تحریف نہ ہو جائے کہ سارا کیا دھرا برباد اور دنیا و آخرت میں سخت مؤاخذہ بھی ہو۔ اس کا اندازہ وہی کرسکتا ہے جس کا اس سے واسطہ پڑا ہو۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا جہاں دیگر علوم و فنون پر مکمل عبور اور کامل مہارت رکھتے ہیں وہیں ترجمہ نگاری کے میدان میں بھی آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی ترجمہ نگاری سے متعلق نبیرۂ محدث اعظم ہند، شیخ طریقت علامہ سید محمد جیلانی اشرف الاشرفی کچھوچھوی دامت برکاتہم العالیہ کا یہ تبصرہ ملاحظہ فرمائیں: ''ارے پیارے! ''المعتقد والمنتقد'' فاضل بدایونی نے اور اس پر حاشیہ ''المعتمد المستند'' فاضل بریلوی نے عربی زبان میں لکھا ہے اور جس مندرجہ بالا اقتباس کو ہم نے پڑھا اسے اہل سنت کی نئی نسل کے لئے تاج الشریعہ، ملک الفقہاء حضرت العلام اختر رضا خاں ازہری صاحب نے ان دونوں اکابرین کے ادق مباحث کو آسان اور فہم سے قریب اسلوب سے مزین ایسا ترجمہ کیا کہ گویا خود ان کی تصنیف ہے۔ ''المعتمد'' کے ترجمہ میں اگر ایک طرف ثقاہت و صلابت ہے تو دوسری طرف دقتِ نظر و ہمہ گیریت بھی ہے۔ صحت و قوت کے ساتھ پختگی و مہارت بھی ہے۔ ترجمہ مذکورہ علامہ ازہری میاں کی ارفع صلاحیتوں کا زندہ ثبوت ہے۔ اللّٰھم زد فزد'' [تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ: ۴۳]

وعظ وتقریر: والد ماجد حضور تاج الشریعہ مفسر اعظم ہند علامہ مفتی ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں رضی اللہ عنہ کو قدرت نے زورِ خطابت و بیان وافر مقدار میں عطا فرمایا تھا اور حضور تاج الشریعہ کو تقریر و خطاب کا ملکہ اپنے والد ماجد سے ملا ہے۔ آپ کی تقریر انتہائی مؤثر، نہایت جامع، پر مغز، دل پذیر، دلائل سے مزین ہوتی ہے۔ اردو تو ہے ہی آپ کی مادری زبان مگر عربی اور انگریزی میں بھی آپ کی مہارت اہل زبان کے لئے بھی باعث حیرت ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ حضرت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ کے اس بیان سے با آسانی کیا جاسکتا ہے، آپ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی زبانوں پر ملکہ خاص عطا فرمایا ہے۔ زبان اردو تو آپ کی گھریلو زبان ہے اور عربی آپ کی مذہبی زبان ہے۔ ان دونوں زبانوں میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل ہے.....عربی کے قدیم و جدید اسلوب پر آپ کو ملکۂ راسخ حاصل ہے.....میں نے انگلینڈ، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، زمبابوے وغیرہ میں برجستہ انگریزی زبان میں تقریر و وعظ کرتے دیکھا ہے اور وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں سے آپ کی تعریفیں بھی سنیں ہیں اور یہ بھی ان سے سنا کہ حضرت کو انگریزی زبان کے کلاسکی اسلوب پر عبور حاصل ہے۔'' [تجلیاتِ تاج الشریعہ/صفحہ: ۴۷]

شاعری: بنیادی طور پر نعت گوئی کا محرک عشق رسول ہے اور شاعر کا عشق رسول جس عمق یا پائے کا ہوگا اس کی نعت بھی اتنی ہی پر اثر و پر سوز ہو گی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے عشق رسول نے ان کی شاعری کو جو امتیاز و انفرادیت بخشی اردو شاعری اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری کا اعتراف اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کے آج آپ دنیا بھر میں ''امام نعت گویاں'' کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔

امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی اس طرز لاجواب کی جھلک آپ کے خلفاء و متعلقین اور خاندان کے شعراء کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کو خاندان اور خصوصاً اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے جہاں اور بے شمار کمالات ورثہ میں ملے ہیں وہیں موزونیٔ طبع، خوش کلامی، شعر گوئی اور شاعرانہ ذوق بھی ورثہ میں ملا ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے کلام کی گہرائی و گیرائی، استادِ زمن کی رنگینی و روانی، حجۃ الاسلام کی فصاحت و بلاغت، مفتی اعظم کی سادگی و خلوص کا عکس جمیل نظر آتی ہے۔ آپ کی شاعری معنویت، پیکر تراشی، سرشاری و شیفتگی، فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، جذب و کیف اور سوز و گداز کا نادر نمونہ ہے۔ علامہ عبد النعیم عزیزی رقم طراز ہیں: ''حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب اخترؔ کے ایک شعر کو پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حسن معنی حسن عقیدت میں ضم ہو کر سرمدی نغموں میں ڈھل گیا ہے۔ زبان کی سلاست اور روانی، فصاحت و بلاغت، حسن کلام، طرز ادا کا بانکپن، تشبیہات و استعارات اور صنائع لفظی و معنوی سب کچھ ہے گویا حسن ہی حسن ہے، بہار ہی بہار ہے اور ہر نغمہ وجہ سکون و قرار ہے۔ [نغمات اختر المعروف سفینۂ بخشش/صفحہ: ۴]

حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری، سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی شاعری سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: ''آپ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ جب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد تڑپاتی اور دردِ عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از خود زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے اور یہی اشعار آپ کی سوزش عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔'' [سوانح اعلیٰ حضرت/صفحہ: ۳۸۵]

بعینہٖ یہی حال حضور تاج الشریعہ کا ہے، جب یاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل کو بے چین کر دیتی ہے تو بے قراری کے اظہار کی صورت نعت ہوتی ہے

۔آپ نے اپنی شاعری میں جہاں شرعی حدود کا لحاظ رکھا ہے وہیں فنی وعروضی نزاکتوں کی محافظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیا اور ادب کو خوب برتا، استعمال کیا، سجایا، نبھایا تاکہ جب یہ کلام تنقید نگاروں کی چمکتی میز پر قدم رنجہ ہو تو انہیں یہ سوچنے پر مجبور کردے کہ فکر کی یہ جولانی، خیال کی یہ بلند پرواز، تعبیر کی یہ ندرت، عشق کی یہ حلاوت واقعی ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر کی عظیم صلاحیتوں کی مظہر ہے۔فن شاعری، زبان و بیان اور ادب سے واقفیت رکھنے والا ہی یہ اندازہ کرسکتا ہے کہ حضرت اخترؔ بریلوی کے کلام میں کن کن نکات کی جلوہ سامانیاں ہیں، کیسے کیسے حقائق پوشیدہ ہیں، کلمات کی کتنی رعنائیاں پنہاں ہیں اور خیالات میں کیسی وسعت ہے؟

آپ کا کلام اگرچہ تعداد میں زیادہ نہیں ہے لیکن آپ کے عشق رسول ﷺ کا مظہر، شرعی قوانین کی پاسداری کی شاندار مثال ہے، آپ کے اسلاف کی عظیم وراثتوں کا بہترین نمونہ اور اردو شاعری خصوصاً صنف نعت میں گرانقدر اضافہ بھی ہے، چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

اس طرف بھی اک نظر مہر درخشاں جمال — ہم بھی رکھتے ہیں بہت مدت سے ارمان جمال

وجہ نشاط زندگی راحت جاں تم ہی تو ہو — روح روان زندگی جان جہاں تم ہی تو ہو

مصطفائے ذات یکتا آپ ہیں — یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں

جاں توئی جاناں قرار جاں توئی — جان جاں جانِ مسیحا آپ ا ہیں

نور کے ٹکڑوں پر ان کے بدر و اخترؔ بھی فدا — مرحبا کتنی ہیں پیاری ان کی دلبر ایڑیاں

تبسم سے شب تاریک پر دن کا گماں گزرے — ضیاء رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کردیں

ہر شب ہجر لگتی ہے اشکوں کی جھڑی — کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

مجھے کیا فکر ہو اخترؔ میرے یاور ہیں وہ یاور — بلاؤں کو جو میری خود گرفتار بلا کردیں

آپ کو نئے لب ولہجہ اور فی البدیہہ اشعار کہنے میں زبردست ملکہ حاصل ہے۔اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے جسے خلیفۂ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری امانت رسول قادری رضوی صاحب مرتب ''سامانِ بخشش'' (نعتیہ دیوان سرکار مفتیٔ اعظم ہند ﷺ) نے مفتیٔ اعظم ہند کی مشہور نعت شریف۔

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ — تو ماہ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

سے متعلق حاشیہ میں لکھتے ہیں: ''مولوی عبدالحمید رضوی افریقی یہ نعت پاک حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ قدس سرہٗ کی مجلس میں پڑھ رہے تھے، جب یہ مقطع۔

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوریؔ — جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

پڑھا تو حضرت قبلہ نے فرمایا، بحمدہٖ تعالیٰ فقیر کا دل تو روشن ہے اب اس کو یوں پڑھو.....ع

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نجدی

جانشین مفتی اعظم ہند مفتی شاہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ نے برجستہ عرض کیا، مقطع کو اس طرح پڑھ لیا جائے۔

سرکار کے جلوؤں سے روشن ہے دل نوریؔ　　تا حشر رہے روشن نوریؔ کا یہ کاشانہ

حضرت قبلہ (سرکار مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہ) نے پسند فرمایا۔" [سامانِ بخشش/صفحہ: ۱۵۴]

حضور تاج الشریعہ اور علمائے عرب: سیدنا اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو عزت وتکریم اور القاب وخطابات علمائے عرب نے دیئے ہیں شاید ہی کسی دوسرے عجمی عالم دین کو ملے ہوں۔ بعینہٖ پرتو اعلیٰ حضرت، حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کا جو اعزاز واکرام علمائے عرب نے کیا شاید ہی فی زمانہ کسی کو نصیب ہوا ہو۔ اس کے چند نمونے "علم حدیث" کے عنوان کے تحت گزرے ہیں بعض یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مئی ۲۰۰۹ء میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کے دورۂ مصر کے موقع پر کعبۃ العلم والعلماء "جامعۃ الازہر" قاہرہ، مصر میں آپ کے اعزاز میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں جامعہ کے جید اساتذہ اور دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے طلباء نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی انفرادیت یہ تھی کہ برصغیر کے کسی عالم دین کے اعزاز میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کانفرنس تھی۔

اسی دورۂ مصر کے موقع پر جامعۃ الازہر کی جانب سے آپ کو جامعہ کا اعلیٰ ترین اعزاز "شکر وتقدیر (فخر ازہر ایوارڈ)" بھی دیا گیا۔

جید علمائے مصر خصوصاً شیخ یسریٰ رشدی (مدرس بخاری شریف، جامعۃ الازہر) نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی اور اجازت حدیث وسلاسل بھی طلب کیں۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کے رسائل "الصحابۃ نجوم الاھتداء اور اَن اَباسیدنا ابراہیم ل تارح لا آزر" کے مطالعہ کے بعد "جامعۃ الازہر" قاہرہ، مصر کے شیخ الجامعہ علامہ سید محمد طنطاوی نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کیا اور حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کے موقف کو قبول فرمایا۔ قبل ازیں آپ کا موقف اس کے برعکس تھا آپ مذکورہ حدیث کو موضوع خیال کرتے اور "آزر" جو ابراہیم ل کا چچا اور مشرک تھا کو آپ ل کا والد قرار دیتے تھے۔ [بحوالہ: سہ ماہی سفینۂ بخشش/ ربیع الثانی تا جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ/صفحہ ۳۴]

یاد رہے یہ حضور تاج الشریعہ کا "جامعۃ الازہر" سے سند فراغت کے حصول کے بعد پہلا دورہ تھا۔ درمیان کے ۴۳ رسالوں میں کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں ہوا۔

۲۰۰۸ء اور ۲۰۰۹ء میں شام کے دوروں کے موقع پر مفتیٔ دمشق شیخ عبدالفتاح البزم، اعلم علمائے شام شیخ عبدالرزاق حلبی، قاضی القضاۃ حمص (شام) اور حمص کی جامع مسجد "جامع سیدنا خالد بن ولید" کے امام وخطیب شیخ سعید الکحیل، مشہور شامی بزرگ عالم دین شیخ ہشام الدین البرہانی، جلیل القدر عالم دین شیخ عبدالہادی الخرسہ، خطیب دمشق شیخ السید عبدالعزیز الخطیب الحسنی، رکن مجلس الشعب (National Assembly) ومدیر شعبۂ تخصص جامعہ ابوالنور دکتور عبدالسلام راجع، مشہور شامی عالم ومحقق شیخ عبدالہادی الشنار، مشہور حنفی عالم اور محشی کتب کثیرہ شیخ عبدالجلیل عطاء ودیگر کئی علماء نے سلاسل طریقت وسند حدیث طلب کی اور کئی ایک آپ سے بیعت بھی ہوئے۔

۲۰۰۸ء میں آپ نے شام کے علماء کے سامنے جب اپنا مشہور زمانہ عربی قصیدہ۔

اللہ، اللہ، اللہ ھُو مالی رب الا ہو

پڑھا۔ جب آپ نے مقطع۔

ہذا اخترؔ ادناکم ربی اَحسن مثواہٗ

پڑھا تو خطیب دمشق الدکتور عبدالعزیز الخطیب الحسنی نے برجستہ یہ الفاظ کہے: ''اَختر سیدنا و ابن سیدنا''

مفتیٔ دمشق عبدالفتاح البزم نے ۲۰۰۹ء میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا دورۂ شام کے موقع پر اپنی ایک تقریر میں اپنے بریلی شریف کے سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''جب میں آپ (حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا) سے محبت کرنے والوں کو دیکھا تو مجھے صحابہ کی محبت کی یاد تازہ ہوگئی کہ ایمان یہ کہتا ہے کہ اپنے اساتذہ اور مشائخ کی اسی طرح قدر کرنی چاہیئے۔''

مولانا کلیم القادری رضوی (بولٹن، انگلینڈ) ۲۰۰۸ء کے دورۂ شام کی روئیداد میں لکھتے ہیں: ''اسی دن فخر سادات، صاحب القاب کثیرہ، عظیم روحانی شخصیت سیدنا موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے الشیخ الصباح تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ چند روز قبل میں اس علاقے کے قریب سے گزرا تو مجھے یہاں انوار نظر آئے میں سمجھ گیا کہ یہاں کوئی ولی اللہ مقیم ہیں، معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ حضرت تشریف لائے ہوئے ہیں تو ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔'' [تجلیّاتِ تاج الشریعہ/صفحہ:۵۶۶، ۵۶۷]

اللہ والوں کی باتیں قلم و قرطاس کی قید سے ماورا ہیں۔ ولیٔ کامل حضور تاج الشریعہ کے ذات بھی وہ آئینہ ہے جس کے بے شمار زاویے ہیں اور ہر زاویہ ہزار جہتوں پر مشتمل ہے۔ جن کا تذکرہ نہ میرے بس کی بات ہے نہ ہی اس مختصر سے کتابچے میں ممکن ہے۔ میں برادر طریقت مولانا منصور فریدی رضوی کے ان الفاظ پر مضمون کا اختتام کرتا ہوں کہ: ''مصدر علم و حکمت، پیکر جام الفت، سراج بزم طریقت، وارث علم مصطفیٰ، مظہر علم رضا، میر بزم اصفیا، صاحب زہد و تقویٰ، عاشق شاہ ہدیٰ، غلام خیر الوریٰ، حامل علم نبویہ، سیدی آقائی، حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ النورانی اس عظیم شخصیت کا نام ہے جن کی زندگی کے کسی ایک گوشہ پر اگر سیر حاصل گفتگو کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں صفحات کی ضرورت ہے۔'' [تجلیّات تاج الشریعہ/صفحہ:۳۱۱]

یا خدا چرخ اسلام پر تا ابد میرا تاج شریعت سلامت رہے

آمین

یکے از خدام حضور تاج الشریعہ

محمد دانش احمد اختر القادری

اتوار ۸ رنومبر ۲۰۰۹

کتابیات

سامانِ بخشش/ کلام: مفتیٔ اعظم ہند علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں نوری/ مطبوعہ: مصلح الدین پبلی کیشنز، کراچی

بہار شریعت/ صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی/ مطبوعہ: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور

عطیۂ ربانی در مقالۂ نورانی / بدر العلماء علامہ بدر الدین احمد قادری رضوی/ مطبوعہ: ادارۂ شرعیہ، مہارشٹر، ہند

تجلیّات تاج الشریعہ/ مرتبہ: مولانا شاہد القادری/ مطبوعہ: رضا اکیڈمی، بمبئی

نغمات اِختر المعروف سفینۂ بخشش/ کلام: تاج الشریعہ حضرۃ العلام مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری/ مطبوعہ: برکاتی پبلشرز، کراچی

پیش گفتار، شرح حدیث نیت/ تاج الشریعہ حضرۃ العلام مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری/ مطبوعہ: ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور

حیات تاج الشریعہ/ مولانا شہاب الدین رضوی/ مطبوعہ: بمبئی

مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفاء/ مولانا شہاب الدین رضوی/ مطبوعہ: رضا اکیڈمی، بمبئی

فن شاعری اور حسان الہند/ مولانا عبد الستار ہمدانی / مطبوعہ: ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

سالنامہ الرضا، ''جامعۃ الرضا'' بریلی شریف کا سالانہ تعلیمی و تعمیری ترجمان

سہ ماہی سفینۂ بخشش/ ربیع الثانی تا جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ